

اقرأ باسم ربک
علوم کل عالم
تحصیل کرو
کل عالم کے علوم
قلم کار
حسن بن علی
کل اولاد آدم کے آرام کی
علمی صدا
دار امر دہلی
محبوب باقر نظامی حیدرآبادی

تقدیر بدل سکنے والے اللہ سے دُعا

اللہ تعالیٰ کا قرآن شریف میں قسمت اور تقدیر بدلنے اور موت کا مقررہ وقت ٹال دینے کی نسبت یہ ارشاد ہے:۔

لِکُلِّ اَجَلٍ کِتَابٌ۔　　　ہر اجل کا ایک نوشتہ ہے۔

یَمْحُو اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَیُثْبِتُ۔　　　مٹا دیتا ہے۔ اللہ جس اجل کو مٹانا

چاہے۔ اور قائم رکھتا ہے اللہ جس اجل کو قائم رکھنا چاہے۔

اجل موت کو بھی کہتے ہیں۔ اور تقدیر کے ہر نوشتے کو بھی کہتے ہیں۔ گویا اللہ نے اعلان کر دیا ہے۔ کہ ہر اجل اور ہر تقدیر اللہ چاہے تو ٹال سکتا ہے۔ اور بدل سکتا ہے۔ اور اللہ نے دوسری جگہ قرآن میں حکم دیا ہے۔ اُدْعُوْنِیْ مجھ سے دُعا مانگو۔ اَسْتَجِبْ لَکُمْ۔ میں تمہاری دُعا قبول کروں گا۔

پس ہر عورت مرد کی دُعا سے اجل ٹل سکتی ہے۔ اور تقدیر و قسمت بدل سکتی ہے۔ کیونکہ خدا نے وعدہ کر لیا ہے کہ جو بندے اس سے دعا کریں گے خدا ان کی دُعا کو قبول کرے گا۔ اس لئے میں بھی اللہ کی مخلوق کے لئے اجل ٹلنے اور تقدیر بدلنے کی روزانہ تہجد کے وقت دُعائیں مانگتا ہوں۔ اور چاہتا ہوں کہ ہر انسان خدا سے اجل ٹلنے اور تقدیر بدلنے کی دُعا مانگا کرے۔ حسن نظامی دہلوی۔

(۱)

یا اللہ قائدِ اعظم محمد علی جناح کی عمر بڑھا دے قسمت کی بُرائیاں مٹا دے۔ اجل کو ٹال دے اور دس کروڑ مسلمانوں کی اس دُعا کو قبول کر لے۔ آمین

(۲)

یا اللہ میر عثمان علی آصف جاہ ہفتم بادشاہ حیدر آباد کی عمر میں ترقی دے۔ اور ان کی تقدیر کی برائیاں بدل دے اور قسمت کو اچھا بنا دے آمین۔

(۳)

یا اللہ متوکل علی اللہ غازی محمد ظاہر شاہ بادشاہ افغانستان کی زندگی کو عروج عطا کر۔ اور ان کی قسمت کی برائیاں بدل کر تقدیر کو اچھا بنا دے۔ آمین۔

(۴)

یا اللہ غازی شاہ محمود وزیر اعظم افغانستان کی عمر میں ترقی دے۔ ان کی اجل ٹال دے۔ ان کی قسمت کی خرابیاں دور کر دے اور اقبال مند تقدیر بنا دے۔ آمین۔

(۵)

یا اللہ نواب سر حمید اللہ خاں فرماں روا بھوپال کی عمر بڑھا۔ اجل ٹال۔ اقبال کو عروج دے تقدیر کی خرابیاں بدل کر خوبیاں بنا دے۔ آمین

(۶)

یا اللہ چشتی چراغ نواب ل شاہ تاجدار جاورہ کی زندگی ایک سو چالیس سال تک قائم رکھ اور ان کی تقدیر کے دکھ درد دور کر اور سکھ بڑھا دے۔ آمین

(۷)

یا اللہ نواب غلام معین الدین خاں فرماں روا ریاست مانا ودر کی عمر بڑھا۔ بیماریاں دور کر اور اُن کی بیوی اور بچوں کی اور خود ان کی قسمت کی سب برائیوں کو اچھائیاں بنا دے۔ آمین

(۸)

یا اللہ میری اور میرے سب اہل و عیال کی اور سب مریدوں کی اور سب دوستوں کی تقدیر کی برائیاں بدل کر اچھائیاں بنا دے۔ اور سب کی اجل ٹال دے۔ آمین۔

(۹)

یا اللہ جو عورت مرد درگاہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ میں اور مسجد درگاہ میں اور مسافر خانہ درگاہ میں اور درگاہ میں آنے جانے کے راستوں میں بجلی کی روشنی کرانے کا بجلی خرچ دیتے ہیں ان سب کے گھروں میں ظاہری و باطنی روشنی عطا فرما۔ ان کو اور اُن کی اولاد کو سلامتی دے اجل کو ٹال دے۔ اور اُن کی تقدیروں کی برائیاں دور کر دے۔ اور اُن کے دلوں میں ایمان کی روشنی ہمیشہ قائم رکھ۔ آمین۔

ہر دم اللہ
ہر کام میں اللہ
ہر سانس میں اللہ
ہر دم عدل
ہر عمل میں عقل
ہر قول میں عدل

کل اولاد آدم کے آرام کی عالی صدا
منادی
دہلی
آل نبی اور اولاد علی
خواجہ حسن نظامی نے ۱۹۲۶ء میں جاری کیا

حاصل کر
کل عالم کے علوم
دل لگا کر
مالک ملک
اللہ کے
حکم سے

قلمکار حسن بن علی | ۱۶ر جولائی ۱۹۴۶ء | سالانہ قیمت دو روپے

خواجہ حسن نظامی کے نوٹ

وائسرائے کے جانے کی افواہ

مانچسٹر گارجین نے لارڈ ویول وائسرائے ہند کی نسبت کوئی ایسی تحریر شائع کی تھی جس سے یہ غلط فہمی پھیل گئی کہ لارڈ ویول واپس چلے جائیں گے اور اُن کی جگہ [illegible] وائسرائے لارڈ سٹنوول آجائیں گے۔ ۳۰ر جولائی کو گلوب ایجنسی لندن نے یہ خبر شائع کی ہے کہ لندن کے سیاسی حلقوں نے اس خبر کی تصدیق نہیں کی۔

اگر یہ خبر ٹھیک بھی ہو تو اس کا اثر ہندوستان کے لئے کچھ زیادہ اچھا یا برا نہیں ہو سکتا کیونکہ وائسرائے کوئی بھی ہو اُس کو برطانیہ کی مقررہ پالیسی کے موافق کام کرنا ہوگا۔

لہٰذا میں ہندوستان کے سب باشندوں کو آگاہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ سب ہندوستانی قومیں اپنے سیاسی خیالات کو یکسو اور ایک مرکز پر رکھیں۔ کیونکہ اس قسم کی خبریں خیالات کو پراگندہ کرنے کے لئے دانستہ شائع ہوا کرتی ہیں۔

فسادات شروع ہوگئے

جس خانہ جنگی کا اندیشہ تھا اس کے آثار پیدا ہوگئے ہیں۔ کئی مقامات سے ہندو مسلم فساد کی خبریں آئی ہیں جن میں احمد آباد کا فساد بہت بڑا ہے اور وہ آج ۱۵ر جولائی تک ختم نہیں ہوا ہے۔ ۴۸ گھنٹے کا کرفیو آرڈر کبھی نہیں سنا تھا مگر احمد آباد میں آجکل رات دن کا کرفیو آرڈر ہے۔ پھر بھی آگ لگانے کی وبا ختم نہیں ہوتی ہے۔ اگر ہندو مسلمان لیڈر اس خانہ جنگی کو روکنے کی طرف متوجہ نہ ہوئے تو ہندوستان کو بہت نقصان پہنچیگا اور دونوں قوموں کے سیاسی لیڈروں کا اقتدار بھی غائب ہو جائے گا۔ اس واسطے میں کانگرس اور مسلم لیگ اور سکھ لیگ کے لیڈروں سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اس خطرے کو ذاتیات کی آنکھوں سے بھی دیکھیں اور ملکی نفع نقصان کے نکتۂ نظر سے بھی دیکھیں ورنہ سارا ہندوستان آگ کا جلا بن جائیگا اور سب قومیں جل کر راکھ ہو جائیں گی۔

راشن بندی کی تکلیف حد سے بڑھ گئی ہے

منادی بہت مدت سے اُن تکلیفوں کا اظہار شائع کرتا رہتا ہے جو راشن بندی کی وجہ سے ہر امیر غریب عورت مرد کو ہو رہی ہیں لیکن اب یہ تکلیف اتنی بڑھ گئی ہے کہ مجھے ایک عام بےچینی پیدا ہو جانے کا اندیشہ ہے کیونکہ سیاسی بات چیت سے عوام کی توجہ ہٹ گئی ہے۔ اور اب وہ راشن بندی کی تکلیفوں کو بہت زیادہ محسوس کرنے لگے ہیں۔

پٹرول کی راشن بندی یا کنٹرول کا اثر صرف اُن لوگوں پر پڑتا ہے۔ جن کے پاس موٹریں ہیں۔ مگر وہ [illegible] بندی کی وجہ سے امن پسند ہیں۔ [illegible] اُن موٹروں کا ہے۔ جو اُن مصلحتوں کو نہیں سمجھتے جو راشن بندی کرنے والی حکومت کے پیش نظر ہیں۔ اس لئے میں گورنمنٹ ہند کو ہوشیار کرنا چاہتا ہوں کہ راشن بندی کی تکلیفیں عوام کے صبر و برداشت سے بڑھ گئی ہیں اس کی طرف فوراً توجہ کرنی چاہئے ورنہ تمام ہندوستان میں عام لوٹ مار شروع ہو جائے گی۔

مچھروں سے بچنے کے لئے کونین کا تیل ہاتھ پاؤں ۳۰ اور چہرے پر مل کر سو جانا چاہئے۔

ریڈیو میں موسم کی خبریں

آل انڈیا ریڈیو میں موسم کی جو خبریں روزانہ نشر ہوتی ہیں۔ ان کے بیان کا طریقہ خاص فہم ہوتا ہے عام فہم نہیں ہوتا۔

میرا خیال ہے کہ ریڈیو کی ملکی خبریں بہت ہی آسان زبان میں ہوتی ہیں۔ اگر ریڈیو والے کوشش کریں تو موسمی خبریں بھی عام فہم زبان میں ہو سکتی ہیں۔ ہوا اور موسم کا حال ان لوگوں کے لئے ضروری ہے جو شمال و جنوب و اُتر و پچھم کو نہیں جانتے ان کو تو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ دہلی میں اور اس پاس بارش ہوگی۔ یا لکھنؤ اور اس کے آس پاس بارش ہوگی۔

ریڈیو میں عشقیہ گانے

عوام کو ریڈیو کے پکے گانوں سے اختلاف تھا۔ اور ہندوستان کے خواص کو ریڈیو کے ان عشقیہ گانوں سے اختلاف ہے۔ جو عورتوں اور بچوں کے اخلاق خراب کرتے ہیں۔ خاص کر وہ فلمی گانے جو از حد شرمناک ہوتے ہیں۔ ضرورت ہے کہ آل انڈیا ریڈیو کے اراکین فوراً اصلاح کی طرف توجہ کریں۔

فلم بنانے والوں کو آگاہی

بمبئی اور کلکتے وغیرہ مقامات پر جو لوگ فلم بناتے ہیں ان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ کسی فلم میں کسی بادشاہ یا راجہ یا مذہبی پیشوا کی عورتوں کو نہ دکھائیں (ہندو تاریخ کے ڈرامے اس سے الگ ہیں کیونکہ ہندو عوام اس کو برا نہیں سمجھتے)

اور کسی تاریخی ڈرامے میں تاریخ کے خلاف کوئی بات نہ دکھائیں۔ اور کسی فلم میں کوئی بے شرمی اور جذبات نفسانی کا کوئی منظر نہ دکھائیں۔ اور اشتہاروں میں کسی عورت کی تصویر شائع نہ کریں۔

یہ اطلاع محض رسمی اطلاع نہیں ہے بلکہ اس اطلاع کو ایک کھلا نوٹس سمجھنا چاہئے کیونکہ میں نے آل انڈیا چشتی پبلسٹی کے ذریعہ تدارک کی تیاری کر لی ہے۔ میری تدبیریں عامیانہ نہیں ہونگی۔ بلکہ ایسی ہونگی کہ جو فلم کمپنی اس اطلاع پر توجہ نہیں کریگی اس کو بعد میں افسوس کرنا پڑیگا کہ اس نے اپنی عام مقبولیت کے گھمنڈ میں نیک نیتی کے مشورے پر کیوں توجہ نہیں کی اور کیوں اتنا نقصان اٹھایا!

لڑکوں اور عورتوں کی مانگ

لاہور کی ایک کمپنی نے لڑکوں اور عورتوں کی مانگ کا ایک اشتہار شائع کرایا ہے۔ کہ جن عورتوں اور لڑکوں کو فلم میں نوکری کرنی ہو وہ ہمارے دفتر میں آجائیں۔

یہ اشتہار مجرمانہ اغوا کا اشتہار ہے۔ لاہور کی حکومت جانتی ہے کہ اس سے شریفوں کے لڑکوں اور عورتوں کو شرمناک ترغیب ہوگی۔ اور اپنے گھروں سے نکل کر اس گروہ میں شامل ہو جائیں گے۔ جہاں پیشہ ور بدچلن عورتیں جمع رہتی ہیں۔ اور جہاں کے مردوں کے چال چلن بھی خراب ہوتے ہیں۔ خصوصاً فلم کمپنیوں کے مالک اور منیجر اور افسر لڑکوں اور عورتوں کو بدچلنی کی نیت سے جمع کرتے ہیں۔ پنجاب کی حکومت کو فوراً انسداد کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ لاہور کے مذکورہ اشتہار کے علاوہ اور جن جن صوبوں اور شہروں میں اس قسم کے اشتہار کبھی کبھی نظر سے گذریں تو ہر جگہ فوراً [illegible]

فلم پر قلم

منادی کو فلم انڈسٹری سے دشمنی نہیں ہے۔ فلم سازی ہندوستان کی تفریح اور فلم کا پیشہ کرنے والوں کے لئے بہت کامیاب روزی ہے۔ تھیٹر سے فلم سازی نکلی ہے۔ ناٹک اور تھیٹر پہلے پارسی قوم چلاتی تھی۔ فلم کا رواج ہوا تو ہندوؤں نے بھی یہ کام شروع کیا۔ اب کچھ مسلمان بھی یہ کام کرنے لگے ہیں۔ مگر اب پارسی اس میدان میں آگے نہیں ہیں۔ جتنے ہندو ہیں صرف ایک پارسی سہراب مودی اس کام میں زیادہ مشہور ہیں۔

میں شروع سے فلم دیکھتا ہوں جب خاموش فلم آتے تھے جب بھی دیکھتا تھا اور جب بولتے فلم آنے لگے۔ تو ان کو بھی لگاتار دیکھتا رہا۔ میرا خیال ہے سب سے اچھے اور عموماً بے عیب فلم نیو تھیٹر کلکتہ کے ہوتے تھے اس کے بعد بمبئی ٹاکیز کی خوبیوں کو میں نے مانا لیکن جب رنجیت کمپنی نے بے شرمی اور بے تمیزی شروع کی تو اکثر فلم سازوں پر اس کا اثر پڑا نظر آتا رہا جس سے یہ نتیجہ نکلا کہ فلم سازوں نے نیو تھیٹر اور بمبئی ٹاکیز کی خوبیوں کی بہت کم ریس کی۔

اور رنجیت جیسے خراب فلم سازوں کی تقلید زیادہ کرنے لگے۔ اور یہ ان کا عیب تھا۔ موجودہ زمانے میں بے شمار فلم ساز کمپنیاں بن گئی ہیں اور روزانہ نئی اور کھلتی رہتی ہیں۔ ان سب کی زبان پر فلم انڈسٹری اور ہندوستانی رفاہ عام کے الفاظ ہوتے ہیں مگر ان کے دلوں میں چور چھپا ہوتا ہے۔ اور ان کی نیت صرف روپیہ کمانے کی ہوتی ہے۔ اس لئے وہ ایسے شرمناک فلم بناتے ہیں جو جوان مردوں اور عورتوں کو دیوانہ بنا دیں اور ان سے اپنی آمدنی بڑھے

مسٹر سہراب مودی تعلیم یافتہ پارسی ہیں۔ مگر تاریخ کو بگاڑ کر دکھانے کا عیب ان میں بھی ہے۔ سکندر فلم میں حکیم ارسطو کی دانستہ توہین اس لئے کی گئی تھی۔ کہ ارسطو کے مشورے سے سکندر نے ایران کو فتح کیا تھا۔ اور دارا کو مارا تھا۔ پکار فلم میں بھی بہت سے تاریخی عیب ہیں اور سب سے بڑا عیب یہ ہے کہ ملکہ نورجہاں کو بے پردہ دکھایا ہے۔ اور ملکہ نورجہاں سے بازاری تماشہ دیکھنے والوں کے سامنے گانا گوایا گیا ہے۔ اور یہ عیب تو ہر ہندو پارسی مسلم کمپنی میں ہے۔ کہ وہ مسلمان بادشاہوں کی غلط تاریخ پیش کرتے ہیں۔

فضلی برادران کے چند فلم میں نے دیکھے ان میں یہ عیب نہیں تھے۔ جن کا ذکر کیا گیا ہے۔ لیکن بعض باتوں میں ان کو بھی بازاری فلم سازوں کی تقلید کرنی پڑتی ہے۔

میں نے فلم سازوں کی اصلاح اور فلم انڈسٹری کو عیبوں سے پاک کرنے کی جو اسکیم بنائی ہے اس میں ہندو مسلم پارسی قوموں کا فرق مدنظر نہیں ہے۔ کیونکہ یہ تھیٹر اور منروا ٹاکیز کی ہیں نے اس لئے تعریف نہیں کی کہ وہ مسلمانوں کی کمپنیاں ہیں کیونکہ سب جانتے ہیں کہ وہ دونوں ہندوؤں اور پارسیوں کی ہیں۔ رنجیت میں میرے مرید نوکر ہیں اور اگر میرے اندر ذاتی جذبہ ہوتا تو میں رنجیت کی برائی نہ کرتا۔ مگر میرا یہ کام قوم پرستی اور فرقہ بازی سے پاک ہے۔ اور میں فلم انڈسٹری کے وہ عیب دور کرنے چاہتا ہوں جن سے ناسمجھ عورتیں اور لڑکے گمراہ ہوتے ہیں اور ملک میں بے شرمی کی وبا پھیلتی ہے۔ اور مسلمان بادشاہوں کی پردہ نشین بیگمات کی ہتک کی جاتی ہے۔ میں منادی میں فلم کمپنیوں کے اشتہار اسی لئے نہیں لیتا کہ میرے ضمیر پر روپے کا لالچ بوجھ نہ ڈالے۔

میں ان اخباروں اور رسالوں کی حمایت کرنی نہیں چاہتا جن میں فلمی اشتہار اور تصویریں شائع ہوتی ہیں۔ کیونکہ اخبارات میں جیسے اشتہار بھیجے جائیں گے ویسے ہی چھاپے جائیں گے۔ یہ کام سرکار کا ہے کہ وہ قانونی نظر سے ان اشتہاروں کو دیکھے اور فلم کمپنیوں کا بھی فرض ہے کہ وہ ایسے اشتہار نہ دیں جو بے حیائی کے ہوں۔

فضلی برادران اس معاملے میں بھی پاک صاف معلوم ہوتے ہیں کیونکہ ان کے اشتہار میں بھی مذکورہ عیب نہیں ہوتے۔ یا کم ہوتے ہیں۔ دنیا بہت جلد میرے اس کام کو دیکھے گی جو میں فلم کی اصلاح کے لئے شروع کرنے والا ہوں۔

درگاہ حضرت بی بی نورؒ کی بے حرمتی

قطب مینار دہلی کے قریب حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ کی والدہ صاحبہؒ اور حضرت بابا فرید گنج شکرؒ کے بھائی صاحب وغیرہ بزرگوں کی مشہور درگاہیں ساڑھے چھ سو برس کی پرانی ہیں۔ وہاں ہندو جاٹوں نے مزارات پر گوبر تھاپا اور دیوار توڑ دی تھی۔ مہرولی پولیس اور دہلی پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔

حاجی پیر ضامن نظامی صاحب اور مجھیا صاحب اور سید ہادی حسن صاحب اور قاضی سید تراب علی صاحب اور سید محبت علی شاہ اور سید شاہد علی صاحب اور سید ابن علی صاحب اور حاجی سید ظہیر احمد صاحب اور سید مسلم نظامی صاحب اور سید ہاشم علی صاحب اور جسٹس کمال صاحب سید علی خواجہ نظامی اور حسن نظامی وغیرہ مسلمانوں نے موقع معائنہ درگاہ کیلئے سعی کی ہے امید ہے حالات درست ہو جائیں گے۔

اشتہار مشعر حکم حاضری مدعا علیہ

(زیر آرڈر ۵۔ قاعدہ ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی)

بعدالت سردار بلونت سنگھ صاحب جج بہادر درجہ اول دہلی۔

نمبر مقدمہ ۵۱۲ بابت ۱۹۴۲ء عیسوی

فرم میاں بخش الٰہی محمد شفیع تاجر چرم بذریعہ محمد شفیع شریک فرم صدر بازار دہلی۔ مدعی

بنام

فرم میاں فیض محمد اینڈ سنز سکنہ کراچی مدعا علیہ

دعویٰ دلاپانے مبلغ تین ہزار روپے

بنام میاں فیض محمد ولد حاجی نور محمد مالک فرم میاں فیض محمد اینڈ سنز نمبر ۲۰ کشتی بلڈنگ بندر روڈ کراچی۔

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مدعا علیہ مسمی میاں فیض محمد تعمیل سمن سے دیدہ و دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام میاں فیض محمد مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مذکور بتاریخ ۳۰ ماہ جولائی ۱۹۴۲ء عیسوی کو بمقام دہلی حاضر عدالت ہذا نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۲۵ ماہ جون ۱۹۴۲ء عیسوی کو بہ دستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا

مہر عدالت

دستخط حاکم

خطوط اور جواب

پروفیسر رشید احمد صاحب صدیقی کا خط

حبیب مکرم! بعد تسلیم مضمون مطبوعہ گشتی مراسلہ کے جواب میں جناب نے جس شفقت اور تندہی سے مضمون مرحمت فرمایا۔ اس کا دل سے شکرگذار ہوں۔ سب سے پہلے آپ ہی کی تحریر موصول ہوئی۔ اسے میں مبارک فال سمجھتا ہوں۔ آپ کے محاسب صاحب سے قبر کے بارے میں آپ کا سکالہ بڑا دلچسپ تھا۔ مجھے یقین ہے آپ منکرین کو بھی زچ کرکے رہیں گے اسے سپرد قلم کیوں نہ کردیجئے۔ یہ چیز بڑی اچھی ہوگی۔ اگر فرصت ملے اور جی چاہے تو لکھ ڈالئے۔ میں جانتا ہوں فن کار فن کے مطالبہ کو پورا کئے بغیر چین نہیں لیتا۔ اور موانع کو خواہ وہ کیسے ہی ہوں۔ خاطر میں نہیں لاتا۔ اگر منکرین والا موضوع آپ کو پسند آگیا تو پھر آپ لکھنے سے باز نہ رہیں گے۔ میں آپ کی تندرستی کا دل سے خواستگار ہوں۔ اس لئے اور کہ آپ میں بڑی خوبی یہ ہے کہ آپ آرٹ کے مطالبہ کو مصلحت پر قربان نہیں کرتے۔ یہ بڑی جرأت کی بات ہے اور آپ کی سیرت اور شخصیت کو میرے نزدیک بہت ممتاز کرتی ہے۔ آپ کا رشید صدیقی۔

نوٹ:۔ پروفیسر رشید احمد صاحب صدیقی مسلم یونیورسٹی علی گڈھ کی خدمات کی وجہ سے بھی تمام ہندوستان میں مشہور ہیں۔ اور لطافت نگاری بھی ان کی تحریروں میں اور سیدھی تقریروں میں لوگوں کی آنکھوں اور کانوں کو نوازا کرتی ہے۔ انھوں نے مجھ سے میری ادبی زندگی کی نسبت ایک مضمون مانگا تھا۔ میں نے لکھا کہ میرے محاسب کی ذاتی ایک حشت وودا گفت ہے۔ جب پروفیسر صاحب کا خط آیا تو میں اُن سے اپنی قبر اور کفن کا حساب کرا رہا تھا میں نے اُن سے کہا کچی قبر کے خرچ کا تخمینہ بتائیے اور پکی قبر کے خرچ کا تخمینہ بتائیے اور یہ بھی بتائیے کہ راشننگ کی خیرات کا کفن استعمال ہو تو کتنا خرچ ہوگا؟ اور کسی مرید مسلمان جولاہے کے ہاتھ کا بنا ہوا کفن استعمال ہو تو کتنا خرچ ہوگا؟ محاسب صاحب نے کہا پکی قبر جائز نہیں ہے کیونکہ قبر کے اندر آگ سے پکی ہوئی کوئی چیز لگانی جائز نہیں ہے۔ میں نے کہا پھر مرنے والوں کو گرم پانی سے غسل کیوں دیا جاتا ہے؟

الغرض اسی قسم کی مذاقیہ باتیں لکھی تھیں۔ پروفیسر صاحب کو مضمون پسند آیا۔ اور انھوں نے قبر میں آکر سوال کرنے والے منکر نکیر کی نسبت بھی اظہار خیال کا حکم بھیجا جس کا جواب میں نے اُن کو لکھ دیا ہے۔

پروفیسر صاحب نے خط کے آخر میں ایک بلیغ اشارہ کیا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ مضمون لکھنے والے مضمون دیتے وقت نخرے کیا کرتے ہیں۔ میں نے نخرہ نہیں کیا اور مضمون جلدی بھیجا۔ اس کو پروفیسر صاحب نے میری شخصیت کا کارنامہ سمجھا۔ حالانکہ وہ مضمون میں نے ایک ذاتی غرض سے بھیجا تھا کہ پروفیسر صاحب ایک بڑے ادیب ہیں اور ادیبوں کے اونچے حلقوں میں مانے جاتے ہیں۔ اُن کے ذریعے سے میں بھی ادیبوں کی لیڈر پارٹی میں مشہور ہو جاؤں گا۔ سچ لکھا تھا۔ مولانا محمد علی صاحب مرحوم نے جب کہ وہ میری مخالفت کر رہے تھے کہ "حسن نظامی قد آدم پوسٹر ہے"۔

ہر انسان درحقیقت قد آدم پوسٹر ہوتا ہے۔ مگر کوئی انکسار کا بناوٹی پردہ اوڑھ کر پوسٹر ہونے سے منکر ہو جاتا ہے۔ اور کوئی میری طرح سچی اور کھری بات کو خوشی خوشی مان لیتا ہے۔

پروفیسر صاحب میری شخصیت کے قائل ہوگئے مگر افسوس ہے کہ میں خود اپنی شخصیت کا قائل نہیں ہوں۔ کیونکہ میرا ایمان اس قول پر ہے ؎

بخدا غیر خدا در دو جہاں چیزے نیست

حسن نظامی۔

دل کی بات قلم کی زبان سے

اگر آپ کو خط لکھنا نہیں آتا تو دل کی بات قلم کی زبان سے ادا نہیں ہوسکے گی۔ خواجہ حسن نظامی کی مشہور کتاب اتالیق خطوط نویسی میں یہ کمال ہے کہ جو عورت مرد اس کو پڑھتا ہے۔ وہ دل کی بات قلم کی زبان سے ادا کرنی سیکھ جاتا ہے۔ آپ اپنے لئے یا اپنے بچوں کے لئے

قیمت ایک روپیہ چھ آنے

اتالیق خطوط نویسی دفتر اخبار منادی دہلی سے منگا کر دیکھئے

روزنامچہ خواجہ حسن نظامی دہلوی

۲۶ رجب ۱۳۶۵ھ ۲۷ جون ۱۹۴۶ء پنجشنبہ دہلی

شب معراج کی آج درگاہ شریف میں بہت سے درویشوں نے شب بیداری کی۔ میرے گھر میں اور درگاہ کے مسافر خانے میں بھی شب بیداریاں ہوئیں۔

عرس کی حضرت مولانا خواجہ سید ابوبکر مصطفےٰ بردار کا سالانہ عرس ان کی اولاد فرقتی ہندوستانیان نے بہت دھوم سے کیا تھا چادر کا جلوس بھی آیا تھا۔ آدھی رات تک قوالی بھی رہی تھی۔ بعد مغرب میں بھی اس عرس کی شرکت کے لئے درگاہ شریف میں گیا تھا مگر معلوم ہوا کہ رات کے دس بجے نیاز ہوگی۔ اس واسطے واپس آگیا۔

حضرت عزیز میاں صاحب کی نیاز: خانقاہ بریلی کے سجادہ نشین حضرت عزیز میاں صاحب چشتی نظامی نیازی شام کو حاضر آستانہ ہوئے تھے۔ بہت سے مرید بھی ساتھ تھے۔ مغرب کی نماز کے بعد جب مزار شریف کے سامنے قدم بوس ہوئے تو ان پر بہت زیادہ رقت طاری ہوئی۔

۲۷ رجب ۔ ۲۸ جون جمعہ دہلی

مقدمہ کی آج صبح علی اور سید ذکی حسن شیخ منزل کے مقدمے کی پیشی میں گئے تھے۔ جو افسر ابیعات کی کچہری میں تھا۔ فریقین کے بیانات سنے گئے فیصلہ آئندہ کسی تاریخ کو ہوگا۔

ندامت کی چادر کی آج دن بھر آسمان کے چہرے پر بادل چھائے رہے جو بتاتے تھے ہم کو شرم آتی ہے کہ وزارتی مشن نے جو کچھ لکھا اور جو کچھ کہا اب چلتے وقت اس سب سے اجنبی بن گیا۔ اس کی ہمیں ندامت ہے۔ اور ہم نے یہ چادر اپنے چہرے پر ڈالی ہے۔ صبح سے رات تک ابر چھایا رہا۔

ہارڈنگ لائبریری کی آج شام کو ہارڈنگ لائبریری دہلی میں ادبی سوسائٹی کا جلسہ تھا میں بھی تیس صفحے کا ایک مضمون لے گیا تھا جس کا عنوان تھا "۱۸۵۷ء میں دہلی کی لڑائی"۔ ملا واحدی صاحب بانی پر ایک مضمون لکھ کر لائے تھے۔ اور بھی ہندو مسلمان آئے تھے۔ مگر جلسے میں حاضرین کم تھے۔ اس لئے آئندہ ہفتے کے لئے جلسہ ملتوی ہوگیا۔

واپسی کی رات کو ۹ بجے گھر میں واپس آکر خبریں سنیں تھیں۔

مسٹر جناح کا بیان کی وزارتی مشن اور وائسرائے کی نسبت مسٹر جناح نے ایک بہت تیز نکتہ چینی کا بیان شائع کیا ہے۔ آج وائسرائے نے اس کا جواب ریڈیو میں نشر کرایا ہے۔ مجھے وائسرائے کے جواب سے اطمینان نہیں ہوا۔

بارش کی آج رات بھر بارش ہوتی رہی مگر میری نیند اتنی اچھی تھی کہ دس بجے سے ۴ بجے تک مسلسل بے خبر سوتا رہا۔

دوسری نیاز کی آج شام کو بھی حضرت مولانا خواجہ سید ابوبکر مصطفےٰ بردار کی دوسری نیاز ہوئی تھی۔

چوری کی اخباروں میں حیدرآباد کی خبر شائع ہوئی ہے کہ نواب ظہیر یار جنگ بہادر کے گھر سے سترہ لاکھ روپے قیمت کے پرانے تاریخی جواہرات چوری جاتے رہے۔ مجھے اس خبر سے بہت افسوس ہوا۔ نواب ظہیر یار جنگ بہادر نواب سر آسمان جاہ بشیر الدولہ بہادر کے پوتے اور نواب معین الدولہ بہادر کے فرزند ہیں۔ اور کئی محکموں کے حیدرآباد میں وزیر ہیں۔

۲۸ رجب ۲۹ جون شنبہ دہلی

طوفانی بارش کی آج صبح ۴ بجے ملکوت منزل میں آیا تھا۔ میرے آتے ہی بارش کا طوفان شروع ہوا۔ جو دس بجے تک رہا۔ سب کرایہ داروں کی اطلاعیں آئیں کہ چھتیں ٹپک رہی ہیں۔ میرے گھر میں بھی چھتیں ٹپکیں۔ سید ابن عربی کے مکان عربی منزل کے باورچی خانے کا ایک حصہ گر پڑا۔

آگرے سے حکیم شفیع اللہ صاحب شجاعت حسین صاحب قریشی کے ساتھ ملنے آئے تھے۔ بہت ذی علم اور ذی فہم طبیب ہیں۔ نعیم صاحب اپنے مکان سے واپس آگئے۔ محمد احمد نظامی بی اے افسر فوڈ ڈپارٹمنٹ اور سلطان نظامی اور مولانا عشقی نظامی اور حکیم آفتاب ہاشمی نظامی اور حمید صاحب ہاشمی ملنے آئے تھے۔ دوپہر کے بعد سے بارش رک گئی۔ رات کو بھی نہیں ہوئی۔ مگر ابر چھایا رہا۔ باورچی کو علیحدہ کر دیا گیا اور بجائے اس کے کفایت اللہ باورچی کو چالیس روپے کا رکھا۔

پہلے رکھا تھا۔ اُن کا بیان تھا کہ وہ انگریزی اور ہندوستانی کھانے پکانے جانتے ہیں۔ اور شروع میں ایک دن ہندوستانی کھانا بطور نمونے کے اچھا پکایا تھا۔ مگر بعد میں معلوم ہوا کہ لفافے پر تو خوشخط تھا مگر اندر کا خط پڑھنے کے قابل نہ تھا۔ ایک ہفتہ امتحان کرنے کے بعد علیحدہ کر دیا۔ اور جب آنے جانے کا کرایہ بھی دیا اور تنخواہ بھی بیباق کر دی۔

۲۹ رجب ۳۰ جون اتوار دہلی

نیلام کا دن کہ پندرہ دن پہلے دی حسن نظامی ایسٹرن لٹریچر کمپنی لمیٹڈ دہلی کے اسباب کے نیلام کا اشتہار منادی میں شائع کیا تھا۔ اور آج نیلام کی تاریخ تھی۔ مگر بہت کم آدمی آئے۔ اس واسطے نیلام ملتوی کیا گیا۔ اور ۱۳ جولائی تاریخ مقرر کی گئی۔

بارش کہ آج بھی دوپہر کے بعد بارش ہوئی تھی۔ میں دن بھر ملکوت منزل میں رہا تھا۔

ملاقاتی کہ صبا نصیر عشقی صاحب۔ آفتاب ہاشمی نظامی۔ حمید صاحب ہاشمی۔ مولانا عشقی نظامی۔ اور ڈاکٹر اعجاز صاحب ملنے آئے تھے۔ اور سید اظہر الدین احمد نظامی بی اے بھی ملنے آئے تھے۔

اڈیٹر صاحب پیام دہلی کہ روزنامہ اخبار پیام کے اڈیٹر عبدالمجید صاحب شملوی بھی ملنے آئے تھے۔ سید عبدالسلام بھی آج علی گڑھ سے آئے ہیں۔ آج صبح درگاہ حضرت بی بی نور صاحبہ کی بستی کے ہندو نمبردار صاحب آگئے تھے۔ اور درگاہ کی باؤلی کے قریب ایک دیوار بنانے کی اجازت چاہی تھی۔ میں نے کہا اس میں مجھ اکیلے کا اختیار نہیں ہے۔ ہمارے خاندان کے بھائیوں کا اختیار ہے۔ انھوں نے کہا حاجی میر حسن صاحب کے پاس ہم گئے تھے۔ انھوں نے آپ کے پاس بھیجا ہے۔ میں نے کہا میں کل وہاں آکر موقع دیکھوں گا۔ شام کو درگاہ کی مسجد ورح سے وہ فقیر آیا جس کو درگاہ کی حفاظت کے لئے رکھا گیا ہے۔ اس نے کہا ہندو جاٹوں نے درگاہ کی دیوار توڑ ڈالی ہے۔ اور اس پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں معلوم نہیں کیا حقیقت ہے۔ کل خود جا کر دیکھوں گا۔

وزن بڑھ گیا کہ آج میری لڑکی روحہ نے مجھے تولا تھا۔ اس نے کہا ایک من تیرہ سیر وزن ہے۔ میں نے کہا ساری عمر میرا وزن ایک من ساڑھے بارہ سیر رہا ہے۔ اب بڑھاپے میں ایک پونڈ وزن کیسے بڑھ گیا۔ ترازو کی خرابی معلوم ہوتی ہے۔ روحہ کے دولہا سید عبدالسلام نے ترازو کو اچھی طرح دیکھا اور دوبارہ تولا تب بھی ایک من تیرہ سیر وزن معلوم ہوا۔

نیند کی کمی کہ آج رات کو بہت خنکی تھی خوب نیند آئی۔ مگر ڈھائی بجے آنکھ کھل گئی مقررہ اوراد پورے کر کے لکھنا شروع کیا مگر برساتی کیڑے آگئے اور لکھنا ناممکن کر دیا۔

نبض دیکھی کہ آج آگرے والے حکیم شفیع احمد صاحب نے بہت غور و توجہ سے میری نبض دیکھی اور کہا آپ کے دل کی حالت بہت ہی اچھی ہے۔ اتنا مضبوط دل میں نے کسی کا نہیں دیکھا۔ میں نے اُن سے ڈاکٹری اور یونانی طریق علاج پر بحث بھی کی۔ اور نکتہ چینی بھی کی۔ انھوں نے بڑی قابلیت سے سائنٹفک جواب دیئے

چاند ہو گیا کہ حیدرآباد سے مولوی عبدالقیوم صاحب ناظم امور مذہبی کا تار آیا کہ آج شعبان کا چاند نظر آ گیا۔ دہلی میں ابر کے سبب نہیں دیکھا گیا

درویش کالج کہ آج پچھلی رات کو عبداللطیف قائل صاحب نیازی کی جانماز پر اوراد پڑھ کرنے کے بعد خدا سے دعا مانگی کہ وہ مجھ کو جو زمانے میں کامل درویش تیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اسی وقت میں نے درویش کالج کی ایک اسکیم بنائی۔ جو منادی میں بھی شائع ہوگی۔

سلطان احمد صاحب کہ جاپان والے شیخ سلطان احمد صاحب اپنی اہلیہ صاحبہ کے ساتھ آئے تھے۔ اُن کی اہلیہ خواجہ بانو کو دعوت دینے آئی تھیں۔

فیروزی نونہال کہ آج شیخ فیروز الدین صاحب جاپان والے کے پوتے اور شیخ محمد یوسف صاحب کے بیٹے کے عقیقے کی خوشی میں پانچ نقرئی کٹورے آئے تھے۔ جن میں ورق لگی ہوئی مٹھائی بھری ہوئی تھی۔ ہر کٹورے پر تقریب عقیقہ کی عبارت کندہ ہے۔ میں نے شکریہ لکھا تو اس تحفے کو میٹھا گوشت قرار دیا۔ کیونکہ عقیقے میں گوشت تقسیم ہوا کرتا ہے

یکم شعبان یکم جولائی دو شنبہ دہلی

ہجری عیسوی اتحاد کہ آج ہجری اور عیسوی تاریخوں میں ایکہ ہو گیا ہے۔

لالہ راج کشن بی اے کہ آبادی جنگ پورہ کے لالہ راج کشن بی اے ایک خانگی اسکول کا حال دینے آئے تھے۔ انھوں نے جنگ پورے میں ایک مڈل اسکول بھی جاری کیا ہے۔

شیخ احمد صاحب کہ اوکھلی والے شیخ احمد صاحب اپنے صاحبزادے کے ساتھ ملنے

آئے تھے۔ اجمیر شریف سے آئے ہیں۔ یہ
لالہ ہیری رام جن کے مکان پر ٹھیرا کرتا ہوں ان
کے لڑکے گوپال میرے مرید ہیں۔ اور انھوں
نے انت پور میں میرے لڑکے حسین کو
اس کے کاروبار میں بہت مدد دی تھی جب
جانے لگے۔ تو انھوں نے اور اُن کے لڑکے
نے میرا طواف کیا۔

تیز بارش } آج بھی تیز بارش ہوئی تھی۔

ملاقاتی } سید راشد حسین اور شاکر صاحب
اور عزیز صاحب ملنے آئے تھے۔ ۱۰ر
جولائی کا اخبار منادی آج تیار ہو گیا۔
کل چھاپے خانے چلا جائیگا۔

ولی محمد نظامی } دلی سے خبر آئی ہے کہ
ولی محمد نظامی اپنی اہلیہ کے ساتھ مجھ سے
ملنے آئے ہیں۔ دلی کے سوسن ہوٹل میں ٹھیرے ہیں

انسانی طواف } جب انسان کے بنائے
ہوئے پتھر کے مکان کا طواف اس لئے کیا
جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے اُس مکان کو پسند فرمایا
ہے۔ تو اُس انسان کا طواف بھی ہو سکتا ہے
جو پتھر کے بے روح مکان کے مقابلے میں
ذی روح ہے۔ اور خدا کا پسندیدہ بھی ہے اور
روح چونکہ امر رب ہے۔ اس واسطے ذی
روح مکین کا طواف بدرجۂ اولیٰ ہونا چاہیے۔

سجادہ نشین تونسہ شریف } آج حضرت
حافظ سدید الدین صاحب سجادہ نشین تونسہ
شریف درگاہ شریف میں حاضر ہوئے تھے۔
میری کتاب مرشد کو سجدۂ تعظیمی بھی لی تھی

درگاہ حضرت بی بی نور کا انتظام } آج
میرے خاندان والے درگاہ حضرت بی بی
نور صاحبہ کے انتظامات کے لئے گئے تھے
میں سواری نہ ہونے کی وجہ سے نہ جا سکا۔

لالہ ہیری رام کے مکان پر } آج شام
کو گلاب چند فیروزپوری آئے تھے۔ اور وہ
مجھے میری موٹر میں جنگل میں لے گئے تھے
میں لالہ ہیری رام صاحب کے لڑکے کی منگنی کی
رسم ہونی تھی لالہ ہیری رام کے [illegible] لالہ ہیری رام صاحب
نے بتایا کہ لڑکی والے بارڈر کے رہنے والے ہیں
اور دولت مند آدمی ہیں منگنی کی رسم کے
وقت تقریباً دو ہزار روپے مالیت کی چیزیں
انھوں نے دولہا کو دیں۔ لالہ ہیری رام
صاحب نے میرے بچوں کے لئے بہت مٹھائی
کی ٹوکری ساتھ کر دی۔ رات کو خوب نیند آئی۔
بارش نہیں ہوئی۔ ۴ بجے بیدار ہو کر ملکوت
منزل میں آیا۔

۲ر شعبان ۲ر جولائی سہ شنبہ دہلی

درد سر } بارش کی نمی اور شماس کھانے
کی وجہ سے آج ذرا میرے سر میں درد ہے۔

مقدمہ } آج دوپہر کو علی کے ساتھ تانگے
میں ریذیڈنٹ مجسٹریٹ صاحب کی کچہری
میں گیا تھا۔ راستے میں بارش ہوئی اور خوب
بھیگا۔ نئی دہلی میونسپل کمیٹی نے مزار حضرت
خواجہ سید محمد امام رح کی حفاظت کے لئے دیوار
بنانے کے سبب میرے خلاف جو فوجداری
مقدمات چلائے ہیں۔ اُن کی پیشی تھی۔
کمیٹی کے قانونی پیروکار حمزہ صاحب بھی
موجود تھے۔ فریقین کے بیانات سن کر مجسٹریٹ
صاحب نے ۲ر اگست تاریخ مقرر کر دی میرے
لئے یہی سزا کافی ہے کہ کام چھوڑ کر بار بار کچہری
میں بھٹکنا پڑتا ہے۔

اخبار چھپنے چلا گیا } آج ۱۰ر جولائی کے
منادی کی کاپیاں چھاپے خانے میں چلی گئیں

تنخواہیں تقسیم کر دیں } آج دوسری تاریخ
کو جون کے مہینے کی تنخواہیں تقسیم کر دیں۔

حسن احمد نظامی } حسن احمد نظامی نیپال
سے آئے تھے۔ حسین کے پاس حیدرآباد چلے
گئے۔

ملاقاتی } مسٹر روایت محسنی ایم اے اور
اُن کے چھوٹے بھائی اور سید اظہر الدین احمد
نظامی بی اے ملنے آئے تھے۔

۳ر شعبان ۳ر جولائی چہار شنبہ دہلی

آج کا کام } صبح ۳ بجے ملکوت منزل میں
آگیا تھا۔ آج بارش نہیں ہوئی۔ ابر چھایا رہا۔

درگاہ حضرت بی بی نور صاحبہ } آج
حاجی پیر ضامن نظامی صاحب آنریری مجسٹریٹ
کی موٹر میں درگاہ حضرت بی بی نور صاحبہ رح
میں حاضر ہوا تھا جہاں جاٹوں نے درگاہ کی ایک
دیوار توڑ ڈالی ہے۔ اور وہاں ایک مکان
بنانا چاہتے ہیں۔ خاندان کے سب چھوٹے
بڑے بھائی بھی گئے تھے۔ حضرت سلطان المشائخ
کی والدہ صاحبہ کے مزار کے بارے میں جاٹوں
سے سمجھوتے کی بات چیت کی مگر سمجھوتہ
نہ ہو سکا۔ مجبوراً مہرولی میں جا کر پولیس میں
رپورٹ کرائی۔

ڈنر پارٹی } بعد مغرب درگاہ حضرت بی بی
نور رح سے واپس آیا۔ اور خواجہ بانو اور علی
کے ساتھ سلطان احمد صاحب جاپان والا
کے ہاں ڈنر پارٹی میں گیا۔ جو انھوں نے
میرے خطاب کی خوشی میں دی تھی۔ دہلی
کے بہت سے حکام اور علماء شریک ہوئے تھے
جن کی تعداد چھبیس تھی۔ اور جن کے نام ذیل
میں درج کیا ہے۔

شیخ محمد نذیر صاحب افسر اسپورٹ۔ محمد
خلیل صاحب افسر اسپورٹ۔ محمد اسمٰعیل
صاحب افسر اسپورٹ۔ ملا محمد واحدی
صاحب اڈیٹر نظام المشائخ۔ میاں شیخ [illegible]
صاحب ضمیر چشتی۔ شیخ فیروز الدین صاحب جاپان والا

محمد یوسف صاحب فیروزی، بیرلی صاحب انوارالرحمٰن صاحب، عبدالرحمٰن صاحب جج۔ محمد عبداللہ صاحب چھوٹے سب جج۔ محمد مقبول صاحب سینئر سب جج۔ مسٹر راما دیبانی کنٹرولر راشننگ۔ ملک محمد یار صاحب ڈپٹی کنٹرولر راشننگ۔ جعفری صاحب۔ مسرت حسین صاحب آئی سی ایس۔ عبدالسلام صاحب ہیر تحصیل کمشنر۔ محمد یوسف صاحب جمالی۔ مسٹر طیب جی۔ خان بہادر ملک عبدالرشید صاحب مارکٹنگ آفیسر۔ کھانا انگریزی بھی تھا اور دیسی بھی تھا۔ کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد احباب سے بہت دلچسپ بات چیت بھی ہوئی۔ رات کو ۱۲ بجے گھر میں واپس آیا۔

خلال سلطان احمد صاحب نے مجھے شیخ فیروزالدین صاحب کے ہاتھوں ایک نقرئی بار بھیجا جس میں ایک طلائی خلال رکھا تھا جس کی شکل تلوار کی ہے۔ یہ نہایت دلچسپ اور بہت کام کا تحفہ ہے۔ کیونکہ میں ہر کھانے کے بعد مجبوراً تنکوں سے دانت صاف کیا کرتا ہوں۔ اب اس طلائی خلال سے دانت صاف کیا کروں گا۔ اور دن میں تین دفعہ سلطان احمد صاحب یاد آیا کریں گے۔ ان کی بے غرض محبت اور مدارات کا میرے دل پر بہت اثر ہوا۔ ان کی بیگم صاحبہ نے بھی خواجہ بانو کی بہت مدارات کی۔

قاضی فیروزالدین صاحب کی عنایت آج شفاعت حسین صاحب قریشی نے ایک ذرا لمبے سفر کا انتظام کیا تھا۔ اور قاضی فیروزالدین صاحب نے بھی اپنی موٹر بھیجی تھی۔ یہ ادبی یادگار ہے سلطان احمد صاحب جاپان والے نومسلم ہیں۔ اور تجارت پیشہ پنجابی قوم سے تعلق رکھتے ہیں۔ لڑائی سے پہلے جاپان میں ان کے والد کی بہت بڑی تجارت تھی۔ دہلی چاندنی چوک میں کلارنڈن ہوٹل بھی ان کا ہے۔ اور اس کے علاوہ بھی بہت بڑی جائداد ہے۔ مگر میرا تجربہ یہ ہے کہ دولت اور ادبیت آپس میں بہت کم جمع ہوتی ہیں یعنی دولت مند لوگ یا تجارت پیشہ لوگ ہمیشہ اپنی دولت بڑھانے کے خیال میں مگن رہتے ہیں۔ ان کو کسی اور چیز کا خیال نہیں آتا۔ اور آتا ہے۔ تو سرسری آتا ہے مگر سلطان احمد صاحب نے بہت اچھی ادبی تربیت پائی ہے۔ کہ انھوں نے آج شام کو خطاب کی خوشی میں جو یادگار مجھے دی یعنی طلائی خلال وہ بھی ایک نفیس یادگار ہے۔ ان کی بیوی نے خواجہ بانو کو دی یعنی ایک نہایت نفیس سونے کی انگوٹھی جس کے اوپر خواجہ بانو لکھا ہے اور نیچے شمس العلما خواجہ حسن نظامی لکھا ہے۔ یہ لکھائی مینا کاری کی ہے۔ اور نہایت ہی خوبصورت ہے۔ خلال کی زنجیر چاندی کی ہے۔ اور خلال سونے کا ہے۔ اس پر بھی میرا نام مینا کاری سے لکھا ہے۔ اور دہلی کے کاریگروں نے اپنی صناعی اس خلال کی خوبصورتی بڑھانے میں ختم کر دی ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ دہلی کی تجارت پیشہ قوم میں بھی ایسے افراد موجود ہیں جن کے دماغوں میں نفاست اور آرٹ کی روشنی موجود ہے۔ میں اپنی طرف سے اور خواجہ بانو کی طرف سے سلطان احمد صاحب کا اور ان کی بیوی کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ خطاب کی دعوتوں میں ایسی خوش نما یادگاریں بھی حاصل ہوتی ہیں تو جب پہنچنے سے آج تک جتنی دعوتیں مجھے دی گئیں میں ان کے قبول کرنے سے انکار نہ کرتا۔ جدہ والے سید امین نظامی بھی آئے تھے۔

۴ر شعبان ۴ر جولائی جمعرات دہلی

گواہی آج محبوب المطابع دہلی کے مقدمے میں گواہی دینے کے لئے سینئر سب جج صاحب کی کچہری میں گیا تھا۔ نومبر ۱۹۴۷ء کی تاریخ لگ گئی۔

سید کشفی شاہ نظامی دہلی میں آئے ہیں آج مجھ سے ملے تھے۔ دہلی کے ایک ہوٹل میں ٹھیرے ہیں۔ محمد افضل صاحب احمدی بھی ان کے ساتھ آئے ہیں۔ بہار جانے والے ہیں۔

ولی محمد خاں نظامی بمبئی سے ولی محمد خاں نظامی آئے تھے۔ آج واپس چلے گئے۔ ان کی اہلیہ بیمار رہ گئی تھیں۔

نوچندی جمعرات کے سبب آج بہت زیادہ زائرین آئے تھے۔ سید ضیاء الرحمٰن نظامی بھی آئے تھے میرے لئے پان بھی لائے تھے۔ استاد شمس الدین صاحب بھی آئے تھے۔ کھیر بھی لائے تھے۔ آج بارش نہیں ہوئی دھوپ نکلی رہی۔ گرمی بہت زیادہ رہی میں نے دو بار کپڑا دھو کر پہنا مگر پسینے کی بدبو دور نہیں کر سکتا۔

جوہری نظامی بعد مغرب عطاء الرحمٰن جوہری نظامی ملنے آئے تھے۔ ایک لڑکا بھی ان کے ساتھ آئے تھے۔ اور سیٹھ عثمان عمر قنوج والے کے ایک عزیز بھی آئے تھے دہلی سے محمد امین بھی ملنے آئے تھے۔ کشن گنج میں درزی کا کام کرتے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ کون سا سیتے ہو انگریزی؟ جواب دیا دونوں قسم کے سیتا ہوں۔ میں نے کہا تو ان دونوں طریقوں کے ملانے کے موافق میرا لباس سی دو۔ حاضرین میری اس بات کو دیکھ کر ہنس دئیے۔ یہ طرح سمجھ کر کہ وہ قلندری کو وہ اس کو ایک شگوفہ سمجھتے تھے۔

خواجہ حسن نظامی کی تصنیفات

دینی کتابیں

عام فہم تفسیر قرآن صفحات ۱۰۲۵ - ہدیہ بارہ روپے - قرآن شریف کا تسہیلی ترجمہ - تشریح کے پندرہ پارے مجلد - ہدیہ پانچ روپے - بچوں کے لئے تعلیم القرآن صفحات ۹۶ - ہدیہ آٹھ آنے - قوانین قرآن صفحات ۲۵۰ مجلد - ہدیہ تین روپے - قرآن و حدیث کے فرمان صفحات ۲۰۸ مجلد - ہدیہ ایک روپیہ آٹھ آنے - سیاسی تفسیر کا پارہ عم صفحات ۳۲ ہدیہ آٹھ آنے - اسلام کے ضروری عقائد صفحات ۳۰ قیمت دو آنے - نماز کی ترکیب صفحات ۴۲ قیمت دو آنے - روزے کے احکام صفحات ۴۰ قیمت آٹھ آنے - زکوٰۃ کے احکام صفحات ۸۰ قیمت دس آنے - امام جعفر صادق کے ہاتھ کا لکھا ہوا کوفی خط کا پارہ صفحات ۱۰۲ - ہدیہ ایک روپیہ - بچوں کو پڑھانے کے لئے چالیس حدیث صفحات ۱۶ ہدیہ ایک آنہ - بچوں کے لئے گیارہ سورہ صفحات ۱۶ - ہدیہ ایک آنہ - بچوں کو پڑھانے کے لئے سترہ سورہ - صفحات ۱۶ - ہدیہ ایک آنہ

حج کا بیان صفحات ۱۳۸ - قیمت ایک روپیہ

اسرار اسم اعظم صفحات ۳۸۴ مجلد - قیمت ایک روپیہ - حدیث کی چھتیں کہانیاں صفحات ۴۶ - قیمت آٹھ آنے - قرآنی پہیلی صفحات ۱۶ - ہدیہ ایک آنہ - معراج کی بحث صفحات ۳۲ - قیمت چار آنے - مار دو دعائیں صفحات ۸۰ - قیمت آٹھ آنے -

اسکول کی دعا صفحات ۱۶ - قیمت ایک آنہ

بخاری شریف کے آٹھ پاروں کا اردو ترجمہ صفحات ۹۹۴ - قیمت آٹھ روپے - رعایتی قیمت چار روپے

قرآن مجید کا ہندی ترجمہ صفحات ۹۰۰ ہدیہ پانچ روپے

تاریخی کتابیں

حلال خوروں کی تاریخ صفحات ۸۰ - قیمت آٹھ آنے - غازی مرحوم محمد بن قاسم کے باتصویر تاریخی حالات صفحات ۱۶ قیمت دو آنے

کربلا کا تاریخی حال - باتصویر صفحات ۳۴۶ قیمت آٹھ آنے - ذکر غوث پاک صفحات ۸۰ - قیمت بارہ آنے - محرم نامہ صفحات ۱۲۸ قیمت ایک روپیہ چار آنے - تاریخ سلاطین عباسیہ صفحات ۱۹۲ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے - تاریخ سلاطین عباسیہ حصہ دوم صفحات ۱۹۸ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے - تاریخ فرعون باتصویر صفحات ۲۵۰ - مجلد قیمت تین روپے

جہانگیر کا روزنامچہ صفحات ۱۶۰ قیمت ایک روپیہ

پانی پت کے میدان میں ہندو مسلمانوں کی لڑائی صفحات ۸۰ مجلد قیمت بارہ آنے - حکومت اورنگ زیب کی اصلی تاریخ صفحات ۱۴۰ قیمت بارہ آنے - کرشن کتھا - کرشن جی کے تاریخی حالات صفحات ۲۰۸ قیمت ایک روپیہ دس آنے - میلاد نامہ صفحات ۱۱۶ قیمت ایک روپیہ چار آنے - انقلاب دہلی کی تاریخ بارہ حصے - مجموعی قیمت تیرہ روپے آٹھ آنے

نظامی بنسری صفحات ۲۹۶ مجلد قیمت ...

یہ سب کتابیں

دفتر اخبار منادی دہلی سے خریدیے

سفرنامے

سفرنامہ ہندوستان صفحات ۹۶ قیمت بارہ آنے - سفرنامہ مصر و شام و حجاز باتصویر صفحات ۱۹۲ قیمت دو روپے آٹھ آنے

سفرنامہ افغانستان - باتصویر صفحات ۲۹۴

قیمت چار روپے

ادبی کتابیں

سی پارہ دل صفحات ۳۰۸ قیمت دو روپے آٹھ آنے - کانا باتی - ریڈیو تقریروں کا مجموعہ - صفحات ۱۶۲ قیمت ایک روپیہ - کانا باتی صفحات ۱۱۶ - قیمت چودہ آنے - طمانچہ بر رخسار یزید صفحات ۱۱۴ قیمت ایک روپیہ چار آنے - شیخ چلی کی ڈائری - چھ حصے فی قیمت ایک آنہ - روحیہ عالم سکرات میں صفحات ۱۶ قیمت ایک آنہ - اردو لکھو صفحات ۱۶ قیمت ...

کتب عملیات

اعمال حزب البحر صفحات ۱۰۴ قیمت بارہ آنے

مفلسی کا مجرب علاج صفحات ۳۲ - قیمت چار آنے - رسالہ تعلیم تصوف صفحات ۸۴ قیمت چھ آنے

تعلیمی کتابیں

نظامی قاعدہ صفحات ۱۶ - قیمت دو آنے - قرآن مجید کا باتصویر قاعدہ صفحات ۲ قیمت دو آنے - اردو سبق باتصویر صفحات ۴۲ قیمت آٹھ آنے - اردو سکھانے کے مضامین صفحات ۴۲ قیمت ...

طبی کمپنی کی نئی پرانی دوائیں

فاسفورس کا تیل خواجہ حسن نظامی کی ایجاد ہے۔ پٹھوں کی کمزوریوں کا تیر بہدف علاج ہے۔ بیس برس سے ہندوستان میں اور ہندوستان کے باہر ہزاروں آدمی استعمال کر رہے ہیں قیمت قسم خاص نمبر ۱ ہاف اونس کی شیشی پانچ روپے ڈیڑھ اونس کی شیشی تین روپے۔ پاؤ اونس کی شیشی ایک روپیہ (عہ)

جرمنی تیل یہ تیل مردوں کے خفیہ پٹھوں کی خرابیوں کی اصلاح کے لئے اور ہر قسم کی کمزوریاں دور کرنے کے لئے اکسیر ثابت ہوا ہے۔ پاؤ اونس کی شیشی قیمت ایک روپیہ (عہ)

کونین کا تیل ابھی حال میں خواجہ صاحب نے یوکلپٹس آئل میں کونین کو حل کیا ہے۔ ملیریا بخار دور کرنے اور ملیریا بخار سے بچانے اور مچھروں کو بھگانے کا بہت ہی پکا اور یقینی علاج ہے۔ یہ تیل ملا بھی جاتا ہے اور کھایا بھی جاتا ہے۔ ایک اونس کی شیشی قیمت ایک روپیہ۔ پاؤ اونس کی شیشی قیمت چھ آنے لیکن چھوٹی شیشی اکیلی نہیں بھیجی جائیگی۔ چار دی جائیں گی جو ایک ڈبے میں ہوں گی۔

کافور کا تیل یہ بھی خواجہ حسن نظامی صاحب کی ایجاد ہے۔ سوتے وقت ہاتھ پاؤں اور چہرے پر مل لیا جائے۔ تو مچھر پاس نہیں آئیں گے۔ پانی میں ملا کر کمرے کے اندر چھڑک دیا جائے تو زہریلے کیڑے دور ہو جائیں گے۔ کوئی زہریلا جانور کاٹ کھائے تو یہ تیل لگا دینے سے زہر دور ہو جائیگا۔ کسی کو زکام ہو جائے تو کپڑے پر ڈال کر سونگھانے سے زکام دور ہو جائیگا۔ یا اس کی تیزی کم ہو جائیگی۔ نمونیے کے بیمار کے سینے پر ملا جائے تو فائدہ ہوگا۔ تلی بڑھ گئی ہو تو اوپر بھی ملا جائے اور پانچ قطرے پانی میں ڈال کر پلائے جائیں۔ تلی گھٹ جائیگی۔ کہیں ہیضے کی وبا پھیلی ہو تو تندرست آدمی دو قطرے پانی میں ڈال کر پی لیں تو بیماری سے بچے رہیں اور بیماروں کو پانچ قطرے پانی میں ڈال کر دیئے جائیں۔ قیمت پاؤ اونس کی شیشی پانچ آنے۔ چار شیشیوں کا ڈبہ ایک روپیہ۔

پائیوریا منجن دانتوں اور مسوڑوں کی بیماریاں دور کرتا ہے۔ حکیم نابینا صاحب مرحوم کے نسخے سے بنا ہے قیمت ۸؍

ارسطو کا چورن جگر اور معدے کی بیماریوں کا علاج ہے۔ بھوک بڑھاتا ہے۔ ہاضمہ بڑھاتا ہے قبض کشا ہے قیمت

خوش ایام گولیاں عورتوں کے ماہواری ایام کی خرابیاں دور کرنے والی تیس برس سے تمام ہندوستان میں استعمال کی جاتی ہیں۔ بیس گولیوں کی قیمت ایک روپیہ (عہ)

ٹانک پوڈر مردانہ کمزوریوں کے لئے کمال کی تیر بہدف دوا ہے۔ ہر وقت دل خوش رہتا ہے۔ اور آٹھ دن میں ہر قسم کی خفیہ کمزوریاں جاتی رہتی ہیں قیمت ایک ڈبہ عہ

راز کی دوا یہ دوا بھی مردوں کے لئے مخصوص ہے قیمت دو روپے آٹھ آنے۔

شفائی ہیضے کی بیماری کا جادو اثر علاج ہے۔ ایک شیشی قیمت ایک روپیہ

گل بکاؤلی پسے ہوئے پھول ہیں قیمت ایک ڈبہ چار آنے

پتہ

یہ سب دوائیں طبی کمپنی دہلی سے بھی مل سکتی ہیں اور طبی کمپنی کے ایجنٹوں سے بھی دستیاب ہو سکتی ہیں۔ اور بڑے شہروں کے دوا فروش بھی فروخت کرتے ہیں۔ حیدرآباد دکن میں خوش اقبال منزل چنچل گوڑہ سے مل سکتی ہیں۔ اور احمد آباد میں دفتر دین پانچ پتی۔ اور لاہور میں نمبر ۱۳۵ کشمیر بلڈنگ سے مل سکتی ہیں۔

پرنٹر و پبلشر خواجہ حسن نظامی نے دلی پرنٹنگ ورکس دہلی میں چھپوا کر دفتر منادی سے شائع کیا